فون نمبر ۹۶
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴۰
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم زبیعہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹	۲۵ احسان ۱۳۴۴ ہش ۲۴ صفر ۱۳۸۵ ھ ۲۳ جون ۱۹۶۵ء	نمبر ۱۴۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۴ جون بوقت ۹ بجے صبح
حضور کی طبیعت خدا کے فضل سے کل بہتر رہی ۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے ۔ الحمد للہ
احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان صرف پوست پر قناعت کرنا پسند نہیں کرتا بلکہ وہ آگے بڑھنا چاہتا ہے

اسلام انسان کو اسی مغز اور روح پر پہنچانا چاہتا ہے جس کا وہ فطرتاً طلب گار ہے

"حقیقت یہی ہے کہ انسان کو پوست اور چھلکے پر ٹھہرنا نہیں چاہیئے اور نہ انسان پسند کرتا ہے کہ وہ صرف پوست پر قناعت کرے بلکہ وہ آگے بڑھنا چاہتا ہے ۔ اور اسلام انسان کو اسی مغز اور روح پر پہنچانا چاہتا ہے جس کا وہ فطرتاً طلب گار ہے ۔ یہ نام ہی ایسا نام ہے کہ اس کو سنکر روح میں ایک لذت آتی ہے ۔ اور کسی مذہب کے نام سے کوئی تسلّی روح میں پیدا نہیں ہوتی ۔ مثلاً آریہ کے نام سے کونسی روحانیت نکالیں ۔ اسلام سکینت شانتی ، تسلّی کے لئے بنایا گیا ہے جس کے واسطے انسان کی روح بھوکی پیاسی ہوتی ہے تاکہ اس نام کا سننے والا سمجھ لے کہ اس مذہب کا سچے دل سے ماننے والا اور اس پر عمل کرنے والا خدا کا عارف ہے ۔ مگر بات یہ ہے کہ اگر انسان چاہے کہ ایک دم میں سب کچھ ہو جاوے اور معرفت الٰہی کے اعلیٰ مراتب پر یک دفعہ پہنچ جاوے ۔ یہ کبھی نہیں ہوتا ۔ دنیا میں ہر ایک کام تدریج سے ہوتا ہے ۔ دیکھو کوئی علم اور فن ایسا نہیں جس کو انسان تامّل اور توقف سے نہ سیکھتا ہو ۔ ضروری ہے کہ سلسلہ وار مراتب کو طے کرے ۔ دیکھو زمیندار کو زمین میں بیج بو کر انتظار کرنا پڑتا ہے ۔ اول وہ اپنی عزیز شے اناج کو زمین میں ڈال دیتا ہے جس کو فوراً جانور چگ جائیں یا مٹی کھالے یا کسی اور طرح ضائع ہو جائے مگر تجربہ اس کو تسلّی دیتا ہے کہ نہیں ایک وقت آتا ہے کہ یہ دانے جو اس طرح زمین کے سپرد کئے گئے ہیں بار آور ہوں گے ۔ اور یہ کھیت سرسبز لہلہاتا ہوا نظر آئے گا اور یہ خاک آمیختہ بیج رزق بن جائیں گے ۔

اب آپ غور کریں کہ دنیاوی اور جسمانی رزق کے لئے جس کے بغیر کچھ دن آدمی زندہ بھی رہ سکتا ہے چھ مہینے درکار ہیں حالانکہ وہ زندگی جس کا مدار جسمانی رزق پر ہے ابدی نہیں بلکہ فنا ہو جانے والی ہے پھر روحانی رزق جو روحانی زندگی کی غذا ہے جس کو کبھی فنا نہیں اور وہ ابد الآباد کے لئے رہنے والی ہے ۔ وہ چار دن ہی کیونکر حاصل ہو سکتا ہے"۔

(ملفوظات جلد دوم ص ۲۲۷ و ۲۲۸)

اخبار احمدیہ

۔● ربوہ ۲۴ جون ۔ مکرم مولوی احمد خان صاحب نسیم انچارج اصلاح وارشاد مقامی کو پچھلے دنوں ڈاکٹر عبد العزیز صاحب ماہر امراض سینہ میو ہسپتال لاہور نے ربوہ آکر دیکھا تھا ۔ ان کے مشورہ کے مطابق علاج میں کچھ تبدیلی کی گئی ہے ۔ اور علاج بدستور جاری ہے ۔ اب پہلے کی نسبت طبیعت بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے ۔ گو کمزوری بہت ہے ۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ مکرم مولوی صاحب موصوف کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین ۔

۔● لاہور ۔ مکرم میجر محمد عبد اللہ صاحب بہار مطلع فرماتے ہیں کہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب ماڈرن موٹرز راولپنڈی لمبے عرصہ سے بعارضہ دل بیمار ہیں ۔ اب اگرچہ پہلے کی نسبت بہت افاقہ ہے ۔ لیکن ابھی مکمل صحت نہیں ہوئی ہے ۔ اور وہ احباب جماعت کی دعاؤں کے تا حال بہت محتاج ہیں ۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مکرم چوہدری صاحب کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے ۔ آمین ۔

۔● انصار اللہ کے مالی سال کا نصف گذر رہا ہے ۔ اس وقت تک بجٹ کا نصف حصہ پورا ہو جانا چاہیئے تھا ۔ بعض مجالس نے ابھی تک اس طرف توجہ نہیں دی ۔ زعماء ، عہدیداران سے گزارش ہے کہ اس کمی کو جلد پورا کر دیں ۔ زمیندار احباب عموماً فصل ربیع پر اپنا سارے سال کا چندہ ادا کر دیتے ہیں ان کو بھی یاد دہانی کے طور پر عرض ہے کہ جلد ادا فرمائیں ۔

سالانہ اجتماع امسال ایک ماہ پہلے ہو رہا ہے ۔ چندہ سالانہ اجتماع کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ فرمائیں ۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا ۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۵ جون ۶۵ء

اخلاقی اقدار کا احیاء اور جماعتِ احمدیہ

(۲)

خلاصہ یہ ہے کہ اخلاقی اقدار کی مستحکم بنیاد صرف خدا شناسی پر قائم ہو سکتی ہے اور خدا شناسی یا معرفتِ الٰہیہ بغیر رسالت کے قائم نہیں ہو سکتی۔ ختمِ نبوت کے بعد سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوتِ قدسیہ سے فیض پا کر اس زمانہ میں تجدید و احیائے دین کے لئے جو وجود اللہ تعالےٰ کی طرف سے کھڑا ہوا ہے وہ سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہیں جو وہی الامام المہدی اور وہی مسیح موعود ہیں جس کے متعلق پیشگوئیاں کی گئی ہوئی ہیں چنانچہ آپ نے اللہ تعالےٰ کے حکم سے جماعتِ احمدیہ کو کھڑا کیا ہے تاکہ وہ نسیمِ بہار کی طرح ریاضِ دین کے پھولوں کی خوشبو ساری دنیا میں پھیلا دے۔

حقیقت یہ ہے کہ آج اللہ تعالےٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ جماعتِ احمدیہ کو ہی کھڑا کیا ہے کہ وہ اس اعلےٰ اخلاق کا نمونہ دنیا کے سامنے پیش کرے جو خدا شناسی کی بنیاد پر ہی قائم ہو سکتا ہے۔ خدا کے فضل سے ہر سچا احمدی علی وجہ البصیرت اس امر پر ایمان رکھتا ہے یہی وجہ ہے کہ آج سوا جماعتِ احمدیہ کے کوئی جماعت اشاعت و تبلیغِ دین کے لئے فعال نہیں ہے۔ کیونکہ خدا شناسی کا نسخۂ کیمیا صرف اسی کے پاس ہے وہی اخلاقی اقدار کا معیار قائم کر سکتی ہے اس لئے ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اپنی صداقت کو اپنے کردار سے دنیا کے سامنے پیش کرے۔ آج یہی جماعت ہے جو زندہ الکتاب زندہ رسول اور زندہ خدا پر ایمان رکھتی ہے۔ اس نے اپنی آنکھوں سے ایسے نشانات دیکھے ہیں کہ آج کوئی دوسرا ان کو نہیں دیکھ پاتا۔ اللہ تعالےٰ پر اس کا ایمان اور معاد پر اس کا ایقان محض خیالی اور قیاسی نہیں ہے بلکہ تجربہ اور مشاہدہ کی ٹھوس بنیادوں پر قائم ہے۔

اس طرح جماعتِ احمدیہ کا فرض ہے کہ وہ اپنے آپ کو اور اپنے کام کو سمجھے اور اس عظیم الشان کام کی سرانجام دہی میں اپنا سب کچھ لگا دے جس کے لئے اللہ تعالےٰ نے ہم کو کھڑا کیا ہے۔ جماعت کے ہر طبقہ کو حقیقی اور اپنی فرض شناسی کے مطابق بیداری پیدا کرنی چاہیئے۔ ہمارے اطفال ہمارے خدام جو زمانہ کی برائیوں سے جلد متاثر ہو جاتے ہیں ان کی احتیاط سے پرورش ان جہاندیدہ اور تجربہ کار انصار اللہ کا فرض ہے جو علی وجہ البصیرت جماعت میں داخل ہیں انہیں چاہیئے کہ اپنے نمونہ سے آنے والی نسلوں کو اپنا صحیح وارث بنائیں اور اپنے وقت پر ایسے اخلاق کا مظاہرہ کریں جن کی بنیاد حقیقی خدا شناسی پر قائم ہو۔ جس طرح سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کے اخلاقِ عالیہ کا مظہر ہوئے ہیں اسی طرح ہم کو بھی آپؐ کے خلقی نمونہ کے اخلاق کا مظہر ہونا چاہیئے۔ ہم سے بھی وہ زندہ نشانات ظاہر ہونے چاہئیں جو حقیقی خدا شناسی کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔ کیونکہ حقیقی خدا شناسی کے بغیر اعلےٰ اخلاقی اقدار کا وجود محض ہوائی قلعہ کی طرح ہے جس کی کوئی بنیاد نہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام "کشتی نوح" میں فرماتے ہیں:-

"حقیقی اخلاقِ فاضلہ جن کے ساتھ نفسانی اغراض کی کوئی زہریلی آمیزش نہیں وہ اوپر سے بذریعہ روح القدس آتے ہیں سو تم ان اخلاقِ فاضلہ کو محض اپنی کوششوں سے حاصل نہیں کر سکتے جب تک تم کو اوپر سے وہ اخلاق عنایت نہ کئے جائیں اور ہر ایک جو آسمانی فیض سے بذریعہ روح القدس اخلاق کا حصہ نہیں پاتا وہ اخلاق کے دعوے میں جھوٹا ہے اور اس کے پانی کے نیچے بہت سا کیچڑ ہے جو نفسانی جوشوں کے وقت ظاہر ہوتا ہے سو تم خدا سے ہر وقت قوت مانگو جو اس کیچڑ اور اس گوبر سے تم نجات پاؤ اور روح القدس تم میں سچی طہارت اور لطافت پیدا کرے۔ یاد رکھو کہ سچے اور پاک اخلاق راستبازوں کا معجزہ ہے جن میں کوئی غیر شریک نہیں کیونکہ وہ جو خدا میں محو نہیں ہوتے وہ اوپر سے قوت نہیں پاتے اس لئے ان کے لئے ممکن نہیں کہ وہ پاک اخلاق حاصل کر سکیں سو تم اپنے خدا سے صاف ربط پیدا کرو ٹھٹھا ہنسی کینہ وری گندہ زبانی لالچ جھوٹ بدکاری بدنظری بدخیالی دنیا پرستی تکبر۔ غرور۔ خود پسندی شرارت کج بحثی سب چھوڑ دو۔ پھر یہ سب کچھ تمہیں آسمان سے ملے گا۔ جب تک وہ طاقت بالا جو تمہیں اوپر کی طرف کھینچ کر لے جائے تمہارے شاملِ حال نہ ہو اور روح القدس جو زندگی بخشتا ہے تم میں داخل نہ ہو تب تک تم بہت ہی کمزور اور تاریکی میں پڑے ہوئے ہو بلکہ ایک مُردہ ہو جس میں جان نہیں اس حالت میں نہ تو تم کسی مصیبت کا مقابلہ کر سکتے ہو نہ اقبال اور دولتمندی کی حالت میں کبر اور غرور سے بچ سکتے ہو اور ہر ایک پہلو سے تم شیطان اور نفس کے مغلوب ہو سو تمہارا علاج تو درحقیقت ایک ہی ہے کہ روح القدس جو خاص خدا کے ہاتھ سے اترتی ہے تمہارا منہ نیکی اور راستبازی کی طرف پھیر دے تم ابناء السماء بنو نہ ابناء الارض اور روشنی کے وارث بنو نہ تاریکی کے عاشق تا تم شیطان کی گزرگاہوں سے امن میں آ جاؤ کیونکہ شیطان کو ہمیشہ رات سے غرض ہے دن سے کچھ غرض نہیں کیونکہ وہ پورانا چور ہے جو تاریکی میں قدم رکھتا ہے۔"

(کشتی نوح صفحہ ۴۱-۴۲)

جو انسان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں داخل ہوتا ہے وہ گویا ایک ایسے چراغ کی مانند بن جاتا ہے جس کی روشنی کی شعاعیں ہی اپنے ماحول کو روشن نہیں کر دیتیں بلکہ وہ دوسرے چراغوں کو بھی نورانی بنا دیتا ہے اور جیسے اخلاقِ فاضلہ صرف اس کی اپنی ذات ہی کو پاکیزہ نہیں بنا دیتے بلکہ وہ دوسروں کی روحوں میں بھی پاکیزگی کا بیج بو دیتا ہے۔

جیسا کہ ہم نے واضح کیا ہے آج دنیا کو جس شے کی ضرورت ہے وہ صرف اللہ تعالیٰ پر ڈھلمل یقین نہیں ہے بلکہ ایسا محکم اور پختہ یقین ہے جو اللہ تعالےٰ کے ذاتی تعلق کی ٹھوس بنیاد پر قائم کیا گیا ہو۔ جماعتِ احمدیہ کے پاس ایسا ایمان پیدا کرنے کے لئے اوّل تو وہ نشانات ہیں جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دکھائے ہیں اور جو آپ کے خلفاء کے وجود سے ظاہر ہوئے ہیں۔ اس ضمن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے عظیم الشان کارنامے جو پسر موعود کی پیشگوئی کے مطابق ظہور پذیر ہوئے ہیں خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

اس طرح جماعت کا ہر وہ فرد جو سچے دل سے احمدی ہے علی وجہ البصیرت جماعت میں داخل ہے اس کے اخلاق کی بنیاد خدا شناسی پر ہے اس لئے وہ اخلاقِ فاضلہ کا ایک ایسا چراغ ہے جس سے دوسرے چراغ بھی روشن ہوتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے آج تبلیغِ اسلام کا کام جماعتِ احمدیہ کے سپرد کیا ہے تاکہ

(باقی صفحہ ۵ پر)

ریاضِ جناں کی فضا ہی لگی ہے

تری ہر ادا خوشنما ہی لگی ہے
کہ جھڑکی بھی ہم کو رضا ہی لگی ہے

عجب ہے خدا آشناؤں کی دنیا
کہ دنیا بھی یادِ خدا ہی لگی ہے

ہوا کیا جو پانی نے طوفاں اٹھائے
کنارے سے کشتی تو آ ہی لگی ہے

بہت روح افزا ہیں ربوہ کی گلیاں
ریاضِ جناں کی فضا ہی لگی ہے

جو غیبت بھی تنویر کی ہے کسی نے
ہمیں تو وہ بن کر دعا ہی لگی ہے

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کا نائیجیریا میں ورود مسعود

نائیجیریا کی احمدی جماعتوں اور دیگر معززین کی طرف سے پُرتپاک خیر مقدم

مختلف تقاریب پر اہم تقاریر

افریقن احمدیوں کی طرف سے اسلام اور احمدیت کے ساتھ والہانہ اخلاص و محبت کا اظہار

مغربی افریقہ میں محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج سے تقریباً پچاس سال پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام پہنچا تھا سب سے پہلے نائیجیریا میں ۱۶-۱۹۱۵ء میں بعض احباب خط کے ذریعہ بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ اور اس کے ۵-۶ سال بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیّر رضی اللہ عنہ کو مغربی افریقہ میں بطور مبلغ کے متعین فرمایا۔ حضرت نیّر صاحب مرحوم ۱۹۲۱ء میں سیرالیون اور غانا سے ہوتے ہوئے نائیجیریا پہنچے اور وہاں باقاعدہ مشن کا قیام فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے نظیر کامیابی عطا فرمائی۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ جماعت میں داخل ہو گئے۔ محترم نیّر صاحب مرحوم نے جس یقین کے ساتھ کام شروع کیا۔ اسے اللہ تعالیٰ نے نوازا اور امید سے بڑھ کر کامیابی عطا فرمائی۔ آپ کے یقین کی جھلک آپ کے ایک خط سے ملتی ہے جو الفضل ۲۷ جنوری ۱۹۲۱ء میں شائع ہوا۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

"میرے سامنے بہت بڑا کام ہے۔
اور میں ضعیف اور چھوٹا سا آدمی ہوں
.... اس قدر دشمنوں کے مقابلہ میں
جہاں تک اسباب کا تعلق ہے۔ لکڑی کی
تلوار کے ساتھ جاتا ہوں۔ مجھے یقین ہے
کہ مسیح موعودؑ کی غلامی کے باعث
اس سے دشمن کا سر کاٹ سکوں گا۔ مجھے
یقین واثق ہے کہ فتح ہماری ہے۔"

اور اس میں کیا شک ہے کہ اس وقت سے لے کر آج تک مغربی افریقہ میں جو کامیابی احمدیہ جماعت کو حاصل ہوئی ہے۔ اس بات کا واضح ثبوت ہے۔ کہ "فتح ہماری ہے۔"

اس فتح کو زیادہ نمایاں کرنے کے لئے اور ترقی کی رفتار کو پہلے سے تیز کرنے کا منصوبہ بنانے کے لئے ایک عرصہ سے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر و وکیل اعلیٰ کی خواہش تھی۔ کہ ان ممالک کا دورہ کریں۔ اور وہاں کام کرنے والے مبلغین اور مقامی احباب سے مل کر ایسی سکیمیں تیار کی جائیں۔ جن سے کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچا جا سکے۔ اور احمدیت کے پیغام کو سرعت کے ساتھ نفوذ کا موقعہ ملے۔

چنانچہ ۲۲ اپریل ۱۹۶۵ء کو محترم صاحبزادہ صاحب مغربی افریقہ کے دورے کے لئے ربوہ سے روانہ ہوئے۔ تحریک جدید انجمن احمدیہ اور صدر انجمن احمدیہ کے جملہ کارکنان نے احاطہ دفاتر تحریک جدید میں دعاؤں کے ساتھ آپ کو الوداع کہا۔

محترم صاحبزادہ صاحب پاکستان سے یورپ اور یورپ سے ۲۷ اپریل کو لیگوس (نائیجیریا) پہنچے۔ اگرچہ جہاز خراب ہو جانے کی وجہ سے آپ کو اور مکرم میر مسعود احمد صاحب (جو یورپ سے بطور سیکرٹری آپ کے ساتھ شامل ہو گئے تھے۔) رات کے آٹھ بجے کی بجائے گیارہ بجے لیگوس کے ہوائی اڈے پر اترنا پڑا۔ لیکن جماعت کے افراد بہت بڑی تعداد میں وہاں موجود تھے۔ نائیجیریا کی جماعت کے صدر صاحب مسٹر ایس روبجی اور چیف مجسٹریٹ عبدالرحیم کبری ہوائی جہاز کے قریب ہی موجود تھے۔ احباب جماعت نے اھلاً و سھلاً و مرحباً کے نعرے لگائے اور اسلام زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد اور حضرت خلیفۃ المسیح زندہ باد کے نعروں سے فضا میں ایک دلکش ارتعاش پیدا کر دیا۔ مکرم صاحبزادہ صاحب کو V.I.P. room میں لے جایا گیا۔ اور ہوائی اڈے کے منتظمین نے امیگریشن اور کسٹم کے ضروری امور خود ہی طے کرا دیئے اور اس طرح بغیر کسی کوفت کے مکرم صاحبزادہ صاحب نے باہر آ کر جماعت کے دوستوں سے ملاقات کی۔ گو وقت بہت زیادہ ہو چکا تھا۔ لیکن مکرم مولوی نصیر الدین صاحب مبلغ انچارج نے بعض دوستوں کا تعارف بھی کرایا۔

رہائش کا انتظام فیڈرل پیلس ہوٹل میں تھا۔ رات کے ایک بجے ہوٹل میں پہنچے۔ دوسرے روز علی الصبح تعلیم الاسلام احمدیہ سکول کے بچے وردیوں میں ملبوس ہوٹل کے سامنے آئے اور مکرم صاحبزادہ صاحب کو نہایت پُرخلوص طریق سے سلامی دی۔ ان بچوں نے مکرم صاحبزادہ صاحب کو خوش آمدید کہنے کے لئے اپنی مادری زبان (یوروبا) میں نہایت جوش سے گیت گائے اس نظارے سے مکرم میاں صاحب بہت متاثر ہوئے۔ آپ نے جواباً بچوں کو بعض نہایت قیمتی نصائح فرمائیں۔ ان کو اس بات کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی کہ ہر بیدار مغز قوم کی نظریں اپنے بچوں کی طرف ہوتی ہیں۔ کیونکہ بچے ہی کل کی قوم ہوتے ہیں۔ اور تمام تر امیدیں انہیں سے وابستہ ہوتی ہیں۔ مکرم میاں صاحب نے فرمایا کہ بچوں کو دینی تعلیم کی طرف خاص توجہ دینی چاہیئے۔ اور ہمیشہ اس خیال کو پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ کہ ان کی تعلیم ملک و قوم کے فائدے کا باعث ہے۔ مکرم میاں صاحب نے روحانی اقدار کی طرف بھی بچوں کو توجہ دلائی۔ اور فرمایا کہ جب تک روحانی اقدار کا خیال نہ رکھا جائے۔ اور ان کو اپنا معیار قرار نہ دیں۔ ہماری کوششوں کا صحیح نتیجہ نہیں نکل سکتا۔

واضح ہے کہ نائیجیریا (بلکہ سارے مغربی افریقہ میں) احمدیہ جماعت کے قیام سے قبل ایک لمبے عرصہ تک مسلمان بچوں کو عیسائی سکولوں کے ذریعہ عیسائی بنایا جا رہا تھا۔ اور اس کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی۔ کہ مسلمانوں کا وہاں ایک بھی سکول نہ تھا۔ اور مسلمان بچوں کو مجبوراً عیسائی سکولوں میں ہی داخلہ لینا پڑتا تھا۔ لیکن احمدیہ جماعت نے مغربی افریقہ کے مختلف ممالک میں تبلیغ کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کی تعلیم کی طرف بھی توجہ دینی شروع کی۔ چنانچہ سب سے پہلا سکول جو کسی مسلمانوں کی انجمن نے جاری کیا۔ وہ احمدیہ جماعت ہی کا تعلیم الاسلام سکول تھا۔ جو حضرت نیّر صاحب مرحوم کی ہدایات اور کوششوں کے نتیجہ میں لیگوس کی احمدیہ جماعت نے جاری کیا تھا۔ اس کے بعد مسلمانوں کی دوسری انجمنوں کو بھی اس طرف توجہ پیدا ہوئی۔ اور اب خدا کے فضل سے نائیجیریا ہی میں مسلمانوں کے سینکڑوں سکول نہایت کامیابی سے چل رہے ہیں۔

تعلیم الاسلام احمدیہ سکول کے بچوں کی طرف سے دی گئی سلامی کے بعد پریس کے نمائندوں سے محترم صاحبزادہ کی ملاقات ہوئی۔ پریس کے نمائندوں نے جماعت احمدیہ کے متعلق مختلف سوالات کئے۔ ان کے علاوہ بعض سیاسی امور کے متعلق بھی سوالات پوچھے۔ مکرم میاں صاحب نے مذہبی امور سے تعلق رکھنے والے تمام سوالات کے جواب نہایت وضاحت سے دیئے۔ لیکن سیاسی سوالات کے متعلق فرمایا کہ چونکہ میں سیاسی آدمی نہیں ہوں۔ اس لئے ان سوالات کے جواب دینے کے لئے مجھے مکلف نہ کیا جائے۔ البتہ پاکستان کے نظریہ اور پاکستان کی موجودہ ترقی یافتہ حالت اور پاکستان کے تمام ممالک سے دوستانہ تعلقات کے سلسلہ میں اظہار خیال فرمایا۔ اور اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ نائیجیریا اور پاکستان کے تعلقات بڑی سرعت کے ساتھ گہری دوستی کا رنگ اختیار کر رہے ہیں۔ اور اس سلسلہ میں آپ نے نائیجیریا کے سیاسی راہنماؤں کی دانشوری کو بہت سراہا۔ پریس انٹرویو کے بعد نائیجیریا میں براڈکاسٹنگ کارپوریشن کے نمائندے ایک انٹرویو اور ایک تقریر (TALK) ریکارڈ کرنے کے لئے حاضر ہوئے۔ نائیجیریا براڈکاسٹنگ کارپوریشن کے اسلامی پروگراموں میں نائیجیریا کی احمدی جماعت نے شروع ہی سے ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔ ایک عرصہ سے تلاوت قرآن کریم اور تقاریر کے علاوہ احمدیہ مسجد سے جمعہ کے خطبے بھی براڈکاسٹ ہوتے ہیں۔ اور فقہی سوال و جواب کا سلسلہ جسے اسلامک پوائنٹ آف ویو کا نام دیا جاتا ہے تو ایک عرصہ سے احمدی مبلغین ہی نے جاری کر رکھا ہے۔ چنانچہ مکرم میاں صاحب کی آمد پر نائیجیرین براڈکاسٹنگ کارپوریشن نے اس دورے میں دلچسپی کا اظہار کیا۔ اس سلسلہ میں الحاج مصطفیٰ ایکموڈے

Alhaj Mustafa Ekmode جو اسلامی پروگرام کے آرگنائزر ہیں خاص طور پر شکریہ کے مستحق ہیں۔

ریڈیو ریکارڈنگ کے بعد ملک کے مختلف حصوں سے آئے ہوئے احمدیہ جماعت کے نمائندوں سے آپ نے ملاقات فرمائی۔ اس کے بعد مجلس عاملہ اور دیگر عہدہ داران کا اجلاس منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں مجلس عاملہ کے اراکین نے نائیجیریا میں سیکنڈری سکول کھولنے۔ مزید ہسپتال کھولنے اور پاکستانی ڈاکٹر بھیجنے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے جلد از جلد انگریزی ترجمہ کے شائع کرنے پر زور دیا۔ مجلس عاملہ نے نائیجیرین طلباء کو مرکز احمدیت میں دینی تعلیم کے حصول کے لئے بھیجنے کے پروگرام کو بھی مکرم میاں صاحب کے سامنے رکھا۔ اور درخواست کی کہ اس سلسلہ میں مرکز کی فوری توجہ کی ضرورت ہے۔

اسی روز رات کے نو بجے بذریعہ ہوائی جہاز کانو (شمالی نائیجیریا) جانے کا پروگرام تھا۔ لیکن جہاز میں خرابی پیدا ہو جانے کی وجہ سے وہ روانہ نہ ہو سکا

چونکہ اگلے جمعہ کا پروگرام لیگوس ہی میں مقرر تھا اس لئے کانو جانے کا خیال ترک کرنا پڑا۔ اگلے روز دوپہر کا کھانا کھا کر مکرم میاں صاحب بمع مبلغ انچارج صاحب اور مکرم محمد بشیر صاحب شاد مبلغ انچارج مغربی نائیجیریا اباداں کے لئے روانہ ہو گئے۔ اباداں مغربی نائیجیریا کا دارالحکومت ہے اور ملک کا تقریباً سب سے بڑا تعلیمی مرکز ہے۔ نائیجیریا کی سب سے پرانی یونیورسٹی بھی یہی ہے اپنی وسعت کے لحاظ سے سارے افریقہ میں یہ شہر دوسرے درجہ پر ہے۔ اباداں میں اگرچہ جماعت تو کئی سالوں سے قائم ہے لیکن مکرم شاد صاحب کی وہاں تقرری کے بعد سے جماعت پہلے سے بہت زیادہ باثمر ہو گئی ہے اور بعض قریب کے علاقوں میں سینکڑوں افراد نے حال ہی میں احمدیت قبول کی ہے مکرم میاں صاحب کے دورے کے بہت اچھے انتظامات کر رکھے تھے ایک کثیر تعداد کو مکرم میاں صاحب سے ملاقات کا موقعہ ملا۔ اور مکرم میاں صاحب نے بھی موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے نہایت مفید نصائح فرمائیں۔ احمدیہ مسجد جو کچھ عرصہ قبل شروع ہوئی تھی اس کے ایک کونے پر مکرم میاں صاحب نے دعاؤں کے ساتھ ایک پتھر رکھا۔ مسجد سے واپسی پر مشن ہاؤس میں جماعت نے ایڈریس پیش کیا مکرم میاں صاحب نے ایڈریس کا مناسب جواب دینے کے علاوہ مسجد کی تعمیر کے لئے ایک سو پونڈ چندہ بھی عطا فرمایا۔ مکرم میاں صاحب کے اس عطیہ کے اعلان پر احباب جماعت نے خوشی سے نعرے لگائے اور نہایت محبت کیساتھ اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ اس تقریب کے بعد یہ قافلہ اباداں یونیورسٹی سے ہوتا ہوا اور چند منٹوں کے لئے مکرم خلیل محمود صاحب (جو امریکن ہیں اور یونیورسٹی میں اسسٹنٹ لائبریرین ہیں) کی قیامگاہ پر ٹھہرنے کے بعد واپس لیگوس کے لئے روانہ ہوا۔ شہر سے کافی دور تک احمدی دوستوں نے قافلہ کی معیت کی اور دعاؤں کے ساتھ مکرم میاں صاحب کو رخصت کیا۔ اباداں میں داخلہ کے وقت بھی متعدد دوست استقبال کے لئے شہر سے کافی دور تک تشریف لائے ہوئے تھے۔ اگلے روز نمازِ جمعہ سے قبل متعدد دوست انفرادی طور پر ملاقات کے لئے ہوٹل میں تشریف لاتے رہے اور مختلف موضوعوں پر گفتگو کرتے رہے جمعہ کا خطبہ مکرم میر مسعود احمد صاحب نے دیا اور جمعہ کے بعد مکرم میاں صاحب نے مشن ہاؤس میں تشریف لا کر مشن کا معائنہ فرمایا۔ جماعت کے صدر مسٹر ایس او بکرمی اور سیکرٹری جنرل مسٹر اوٹولے (Mr. OTULE) نے مشن کے طریق کار سے مکرم میاں صاحب کو آگاہ کیا۔ مسٹر اوٹولے نے مشن کے کام کے لئے اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے۔ یہ صاحب ایک فرم کی اچھی خاصی ملازمت ترک کر کے اپنی تنخواہ سے تقریباً تیسرا حصہ الاؤنس لے کر نہایت تندہی سے مشن کا کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کے کام میں برکت دے اور ان کی قربانیوں کو قبولیت سے نوازے آمین۔ مکرم میاں صاحب نے مشن کے طریق کار کے متعلق متعدد مفید ہدایات دیں جن سے امید ہے کہ انشاء اللہ مشن کا کام پہلے سے بہت زیادہ بہتر طریق پر کیا جا سکے گا۔

اسی روز شام کے وقت چیف مجسٹریٹ عبدالرحیم بکرمی کے عصرانہ کا انتظام تھا۔ اس تقریب پر انہوں نے حکومت کے متعدد افسروں اور دیگر مسلمان زعماء کو مدعو کیا ہوا تھا۔ پاکستانی سفارت خانہ کے کونسلر مکرم عبدالرؤف خاں صاحب بھی اس عصرانہ میں شریک تھے۔ اس عصرانہ پر مکرم میاں صاحب کو لیگوس کے چیدہ چیدہ اصحاب سے ملاقات کا موقعہ ملا اور آپ نے گفتگو کے دوران جماعت کے نظام اور مشنوں کے بڑھتے ہوئے کام سے احباب کو آگاہ کیا تقریب نہایت پُر وقار تھی اور اس میں شریک ہونے والوں نے مکرم میاں صاحب کی باتوں کو نہایت غور سے سُنا اور نہایت نیک اثر لیا۔

۲۸ مئی بروز ہفتہ لیگوس کے مقامی حاکم جسے یوروبا زبان میں OBA کہتے ہیں اور جس کا مطلب "بادشاہ" ہے سے ان کے محل میں ملاقات ہوئی۔ OBA OYEKAN حال ہی میں OBA بنے ہیں۔ لکھے پڑھے ہیں اور جماعت سے خاص دلچسپی رکھتے ہیں۔ انہوں نے مکرم میاں صاحب کا نہایت گرمجوشی سے استقبال کیا اور دورانِ گفتگو احمدیہ جماعت کی خدمات کو سراہا اور مبلغین سے اپنی واقفیت بلکہ دوستی کا نہایت محبت سے ذکر کیا۔ جب مکرم میاں صاحب ملاقات کے بعد محل سے باہر تشریف لانے لگے تو OBA نے اصرار کیا کہ وہ خود ان کو موٹر تک چھوڑنے جائیں گے۔

محترم میاں صاحب نے احمدیہ ڈسپنسری بھی دیکھی۔ آپ نے اس تاثر کا اظہار فرمایا کہ مکرم کرنل محمد یوسف صاحب نہایت جانفشانی سے کام کر رہے ہیں اور ڈسپنسری بڑی کامیابی کے ساتھ چل رہی ہے۔ مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب بھی مکرم میاں صاحب کے کانو نہ جا سکنے کی وجہ سے لیگوس ہی تشریف لے آئے تھے انہوں نے اپنی ڈسپنسری کے متعلق بعض ضروری باتوں سے مکرم میاں صاحب کو آگاہ کیا۔

اس سے اگلے روز جماعت نے لیگوس کے سب سے بڑے ہال (گلوور میموریل ہال) میں پبلک جلسہ کر کے مکرم میاں صاحب کو ایڈریس پیش کئے ایک ایڈریس جماعت کی طرف سے تھا اور ایک خدام الاحمدیہ کی طرف سے۔ اس جلسہ کی صدارت لیگوس سٹی کونسل کے چیئرمین الحاج اے ایف ماشا نے کی۔ ماشا صاحب نہ صرف سٹی کونسل کے چیئرمین ہیں بلکہ اسلامی حلقوں میں ایک سرگرم کارکن کی حیثیت سے معروف ہیں مسلمانوں کی تعلیمی کوششوں میں مکرم ماشا صاحب کا بہت بڑا دخل ہے ہماری جماعت سے ان کے بہت ہی اچھے تعلقات ہیں اور حقیقت تو یہ ہے کہ وہ ہر جگہ اس بات کا کھلم کھلا اعتراف کرتے ہیں کہ احمدیہ جماعت نے نائیجیریا کے مسلمانوں کی بہت بڑی خدمت کی ہے۔ چنانچہ اپنے صدارتی خطبہ میں ماشا صاحب نے احمدیہ جماعت کی دل کھول کر تعریف کی۔ آپ نے اس تقریر کے دوران جب بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر کیا نہایت ادب سے حضور کو مسیح موعودؑ ہی کہہ کر پکارا۔ جماعت نے اور خدام الاحمدیہ نے اپنے اپنے سپاسناموں میں جماعت کی ترقی کا ذکر کیا اور پاکستانی مبلغین کی بے لوث خدمات کو سراہا اور مکرم میاں صاحب کو اس بات کا یقین دلایا کہ وہ پہلے سے بھی بڑھ کر جماعت کی ترقی کے لئے کوشش کریں گے مکرم میاں صاحب نے جوابی تقریر میں جماعت کے نظامِ تبلیغ کو وضاحت سے بیان فرمایا اور مبلغین کی کوششوں اور قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے تمام مسلمانوں کو اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ تبلیغِ اسلام ہر مسلمان کا فرض ہے اسلئے تمام مسلمانوں کو اس فریضہ کی ادائیگی میں اکٹھا ہو جانا چاہیئے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ ہم ہر رنگ میں تبلیغِ اسلام کے سلسلہ میں باقی تمام مسلمانوں کی مدد کرنے کے لئے تیار ہیں اور اس بات کی دلی خواہش رکھتے ہیں کہ اس فریضہ کی ادائیگی کے لئے ہم سب مل جل کر کام کریں۔ مکرم میاں صاحب کی اس تقریر کا حاضرین پر بہت اثر ہوا۔

چیف مجسٹریٹ عبدالرحیم بکرمی صاحب نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور مکرم کرنل ڈاکٹر محمد یوسف صاحب نے اختتامی دعا کروائی اور اس طرح یہ استقبالیہ جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ اس جلسہ کی یاد ایک لمبے عرصہ تک لوگوں کے دلوں سے محو نہ ہو سکے گی۔

اسی روز مکرم عبدالمجید صاحب بھٹی پرنسپل مسلم ٹیچر ٹریننگ کالج نے عصرانہ دیا۔ جس میں وزارتِ تعلیم کے متعدد افسر، مختلف کالجوں کے پرنسپل اور سٹاف اور بعض دیگر دوستوں نے شرکت کی۔ عصرانہ کے دوران وزارتِ تعلیم کے افسروں اور دیگر احباب سے احمدیہ جماعت کی تعلیمی کوششوں کا تذکرہ رہا۔ سب اس بات سے متاثر تھے کہ مغربی افریقہ میں صحیح معنوں میں مسلمانوں میں تعلیم کا رواج دینے کے لئے احمدیہ جماعت نے سب سے زیادہ راہنمائی کی ہے۔ عصرانہ کے بعد پرنسپل صاحب نے مکرم میاں صاحب کو کالج دکھایا اور سٹاف روم میں دعا بھی کروائی۔

اس کے بعد مکرم میاں صاحب نے میڈیکل مشنز کا اجلاس طلب کیا۔ مکرم کرنل صاحب کے مکان پر دونوں ڈاکٹر صاحبان نے اپنی اپنی کارکردگی پیش کی اور اپنی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے مزید توسیع کے لئے بعض تجاویز رکھیں۔ مکرم میاں صاحب نے ڈسپنسریوں کے کام سے خوشی کا اظہار کیا اور فرمایا کہ بعض قابلِ عمل تجاویز پر فوری طور پر فیصلہ کر لیا جائیگا تاکہ کام کو وسعت دی جا سکے۔ اس اجلاس کے بعد نائیجیریا میں متعین مبلغین کا اجلاس ہوا جس میں نائیجیریا کے مختلف علاقوں میں کام کی رفتار کا جائزہ لیا گیا اور مکرم میاں صاحب نے بعض مفید نصائح فرمائیں اور بعض ضروری ہدایات سے نوازا۔ اس اجلاس کے بعد مکرم میاں صاحب مکرم کرنل صاحب کی طرف سے دئے گئے ڈنر پر تشریف لے گئے۔ اس ڈنر کا ایک ہوٹل میں انتظام کیا گیا تھا اور تقریباً سب پاکستانیوں کو جو لیگوس میں موجود تھے مدعو کیا ہوا تھا۔ اس تقریب میں شامل ہونے والوں میں پاکستانی سفارت خانے کے افسر۔ دو پاکستانی میجر ڈاکٹر۔ بعض تاجر اور دیگر شعبوں میں کام کرنے والے اصحاب موجود تھے۔ گفتگو نہایت دلچسپ رہی اور تقریباً ہر موضوع پر مختلف احباب نے اظہارِ خیال کیا۔

سوموار کے روز صبح کے وقت غانا کے لئے روانہ ہونا تھا لیکن روانگی سے قبل نائیجیرین براڈکاسٹنگ کے نمائندے پھر آ گئے اور انہوں نے سوال جواب کی صورت میں نیوز ریل کے لئے انٹرویو ریکارڈ کیا۔

اس ریکارڈنگ کے بعد جماعت کے کثیر التعداد دوستوں نے دعاؤں کے ساتھ مکرم میاں صاحب اور آپ کے سیکرٹری صاحب کو غانا کے سفر کے لئے **الوداع** کہا۔

دوستوں کے چہروں پر خوشی اور افسوس کے ملے جلے جذبات تھے۔ خوشی اس بات کی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے ایک نہایت اہم فرد نے اپنی موجودگی سے کئی دنوں تک ان کو نوازے رکھا اور اس طرح ان کی برکت کا باعث بنے۔ اور افسوس اِس بات کا کہ دورے کا یہ وقت بہت قلیل تھا۔ بہرحال ہر شخص جذباتِ تشکر سے معمور تھا اور ہر شخص کے دل سے مکرم میاں صاحب کے لئے دعائیہ کلمات نکل رہے تھے۔ اللہ اکبر۔ اسلام زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد اور حضرت امیرالمومنین زندہ باد کے نعروں کے درمیان مکرم میاں صاحب غانا کے لئے رخصت ہوئے۔

مرسلہ
وکالتِ تبشیر ربوہ

فہرست صدقہ دہندگان برائے علاج نادار مریضاں فضل عمر ہسپتال ربوہ

از ۱/۵/۶۵ تا ۳۱/۵/۶۵

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

۱- سید محمد منیر شاد صاحب ڈپٹی پوسٹ ماسٹر ایبٹ آباد .. — ۲۰

۲- مجیدہ فاطمہ صاحبہ اہلیہ خالد محمود شیخ صاحب گاندھی سکوئر لاہور .. — ۱۰

۳- ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ایجنسی سرجن پاڑہ چنار .. — ۱۵

۴- خالد آفتاب احمد صاحب معرفت ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب جنرل ہسپتال لاہور .. — ۱۵

۵- میجر ملک منظور احمد صاحب مع بچگان - ملتان چھاؤنی .. — ۲۰

۶- حضرت سیدہ ام متین صاحبہ ربوہ .. — ۱۰

۷- ضیاء الدین صاحب لاہور چھاؤنی .. — ۲۰

۸- نصیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد لطیف صاحب سنت نگر لاہور .. — ۱۵

۹- اہلیہ صاحبہ حمید اللہ صاحب قریشی " " .. — ۱۰

۱۰- اعجاز احمد صاحب ہاشمی " " .. — ۵۰

۱۱- محمد حنیف صاحب بذریعہ نعمت اللہ صاحب بھٹی فضل عمر ہسپتال ربوہ .. — ۱۰

۱۲- بذریعہ نعمت اللہ صاحب بھٹی " " .. — ۲۰

۱۳- عبد الستار صاحب سکرٹری مال دار الرحمت شرقی ربوہ .. — ۱۰

۱۴- امۃ السمیع صاحبہ بنت مولوی عبد الکریم صاحب جہلم .. — ۱۵

۱۵- بیگم صاحبہ میجر محمد افضال صاحب لاہور چھاؤنی .. — ۱۰

۱۶- چوہدری نبی احمد صاحب ماڈرن موٹرز لمیٹڈ کراچی .. — ۵۰

۱۷- حمید اللہ صاحب ربوہ .. — ۲۰

۱۸- مبارک احمد صاحب پراچہ ریلوے روڈ سرگودھا .. — ۲۰

۱۹- سید منظور احمد صاحب انچارج ریلوے اسٹیشن بستان ضلع سیالکوٹ .. — ۱۰

۲۰- مس فوزیہ حمید "التسنیم" ناظم آباد کراچی .. — ۱۰

۲۱- بیگم صاحبہ لفٹنٹ کمانڈر قاضی منظور الحق صاحب کراچی .. — ۲۵

۲۲- کرم الٰہی صاحب سیٹھی جی ٹی روڈ گوجرانوالہ .. — ۲۰

۲۳- حضرت بیگم صاحبہ حضرت نواب محمد علی خان رضی اللہ عنہ لاہور .. — ۱۰

۲۴- سید محمد احمد صاحب بذریعہ C.M.O. صاحب .. — ۱۰

۲۵- امۃ القیوم شمس صاحبہ راولپنڈی .. — ۱۰

۲۶- ظریف احمد صاحب اپریشن روم اسسٹنٹ فضل عمر ہسپتال ربوہ .. — ۵۰

۲۷- فرخندہ اختر صاحبہ بنت چوہدری محمد سعید صاحب حیدرآباد .. — ۲۵

۲۸- لجنہ اماء اللہ بذریعہ " .. — ۱۵

۲۹- حکمت بی بی صاحبہ ربوہ بذریعہ رضیہ بیگم صاحبہ .. — ۱۰

(باقی)

(لیڈر بقیہ صفحہ ۲)

وہ اپنے نمونہ سے دوسروں کو بھی متاثر کرے اور روح القدس سے حصہ پانے والوں کا حلقہ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جائے اور ایک دن ایسا آئے کہ شیطان کو پوری شکست حاصل اور یہ دنیا اس جنت کا نمونہ بن جائے جو اللہ تعالیٰ اس کو بنانا چاہتا ہے۔ ایسی جنت صرف وہی انسان بنا سکتے ہیں۔ جن کے اخلاق خدا شناسی کی محکم بنیاد پہ قائم ہیں۔ محض عقل کسی حد تک ہماری رہنمائی ضرور کرتی ہے مگر وہ ہمیں گمراہی میں طاق بنا سکتی ہے لیکن وہ ایمان جو خدا شناسی کی اساس پہ پرورش پا جائے۔ وہ ٹھوکر نہیں کھاتا۔ کیونکہ روح القدس اسکی رہنمائی کرتا ہے

تصحیح

محترمہ رفیعہ بیگم صاحبہ زوجہ ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب ۱۹ صاحب سنگھ بلڈنگ صدر روڈ پشاور چھاؤنی کی وصیت غلطی سے ۱/۱۰ کے بجائے ۱/۲ حصہ کی شائع ہو گئی ہے۔ جو کہ غلط ہے۔ اصل میں وصیت ۱/۱۰ حصہ کی ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

درخواست دعا

چوہدری محمد صادق صاحب صادق کلاتھ ہاؤس لاہور کے بازو میں چوٹ آئی ہے۔ احباب جماعت صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(نذیر احمد خان کارکن دفتر امور عامہ ربوہ)

مکرم شیخ عبد الحفیظ صاحب کراچی (مدراس والے) کی والدہ محترمہ کی وفات پر دعا کی تحریک

—(محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ناظر خدمت درویشاں)—

جیسا کہ اخبار الفضل مجریہ ۳۰ مئی ۶۵ء میں مکرم شیخ عبد الحفیظ صاحب کراچی کی والدہ محترمہ کی وفات کا اعلان ہو چکا ہے۔ میرے دل میں بھی خیال پیدا ہوا کہ مکرم شیخ صاحب موصوف کی والدہ محترمہ کی وفات پہ میں بھی احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی تحریک کروں۔ مکرم شیخ صاحب کی والدہ مرحومہ نے ۱۹۲۰ء میں جبکہ آپ طاعون کی مرض سے بیمار تھیں احمدیت کو قبول کیا۔ جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو شفا دی۔ کیونکہ بظاہر آپ کا کافی علاج ہو چکا تھا اور کوئی دوا راس نہ آئی۔ آخر قبول احمدیت کے علاج نے آپ کو کامل شفا دی اور آپ اسکے بعد قریباً پینتالیس سال زندہ رہیں۔ اور مورخہ ۲۵/۲/۶۵ کو آپ کی وفات ہوئی۔ آپ کا قبول احمدیت کا واقعہ احمدیت کی صداقت کا ایک واضح نشان ہے۔

مرحومہ نہایت شریف۔ اسلام اور احمدیت کی خادمہ تھیں۔ آپ کو دین کی خدمت کا بہت شوق تھا۔ سلسلہ احمدیہ کی مالی تحریکات میں باقاعدگی سے حصہ لیتی رہتی تھیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ مرحومہ کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں اور ان کے لڑکے مکرم شیخ عبد الحفیظ صاحب کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل کی توفیق دے اور انہیں بیش از بیش اسلام اور احمدیت کی خدمت کی توفیق دیتا چلا جائے۔ مکرم شیخ صاحب ان مخیر احباب میں سے ہیں جو ہمارے درویشوں کا خاص خیال رکھتے ہیں اور وقتاً فوقتاً ان کی خدمت کرکے ثواب حاصل کرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔

(ناظر خدمت درویشاں)

امراء صاحبان جماعتہائے احمدیہ کی توجہ کیلئے

مخلوط تعلیم کی صورت میں پردہ کا اہتمام

مخلوط تعلیم کی صورت میں پردہ کی رعایت نہ رکھنے والی لڑکیوں کے متعلق نگران بورڈ کا فیصلہ امراء صاحبان کو بھجوایا جا چکا ہے۔ اور ۳۱/۵/۶۵ کو لکھا گیا تھا کہ ایسی لڑکیوں کے والدین یا وارثوں کا پتہ دیا جائے۔ چنانچہ بعض امراء نے اطلاع بھجوائی ہے۔ اور بعض امراء کی طرف سے رپورٹ کا انتظار ہے۔ اسبارہ میں واضح ہو کہ امراء صاحبان ایسی لڑکیوں کے سرپرستوں کے صرف پتے بھجوائیں۔ مگر پہلی ذمہ داری اُن پہ ہے کہ لڑکیوں اور ان کے سرپرستوں کو سمجھانے کا انتظام کریں کہ احمدیت اور اسلام کے لئے نیک نمونہ قائم کیا جائے خدانخواستہ اگر کامیابی نہ ہوئی۔ تو مرکز میں مجلس عاملہ کی رائے کے ساتھ بھجوائیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی اسبارہ میں یہ ہدایت ہے "کہ کالج کی لڑکیاں پردہ کرکے بیٹھیں۔ اگر پردہ کے بغیر نہیں پڑھ سکتیں تو نہ پڑھیں۔ حضرت عائشہؓ کوئی ایم اے تھیں" خاص توجہ فرمائی جائے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

محترم میاں محمد حسین صاحب آف جہلم کی وفات

جماعت جہلم کے ایک پرانے بزرگ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی محترم میاں محمد حسین صاحب مورخہ ۱۳-۱۴ جون کی درمیانی شب ۲ ½ بجے رات مختصر علالت کے بعد رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

نماز جنازہ ۱۴/۶/۶۵ پانچ بجے سہ پہر جہلم میں ادا کی گئی۔ جس میں سینکڑوں افراد نے شرکت کی۔ جہلم شہر کے علاوہ سرائے عالمگیر۔ کالا گجراں اور محمود آباد کے احباب بھی جنازہ میں شامل ہوئے۔ آپ نے تقریباً ۵۰ برس عمر پائی۔ بزرگی کی وجہ سے اپنوں اور غیروں میں بہت مقبول تھے۔

آپ نے اپنی یادگار ایک بیوہ۔ ایک بچی اور دو لڑکے چھوڑے ہیں۔ بڑا لڑکا انگلستان میں مقیم ہے۔ احباب مرحوم کی بلندی درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔

(مرزا محمد لطیف جہلم)

وصایا

ضروری نوٹ: (۱) مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں۔ تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(۲) ان وصایا کو جو نمبر دئے گئے ہیں۔ وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں۔ بلکہ یہ مثل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

(۳) وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگرچہ ہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے۔ مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے۔ کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے

وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مثل نمبر ۱۷۸۳۵ میں صادقہ تسنیم زوجہ چوہدری محمود احمد صاحب سندری قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵-۶-۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ جو کہ میری ملکیت ہے۔ چوڑیاں ۲۲ عدد قیمت ۲۲۰۰/- روپیہ کڑے ۲ جوڑی ۴ تولہ قیمت ۴۰۰/- روپے ہار سونے کا تین عدد ۱۳ تولے قیمت ۱۳۰۰/- روپے کانٹے دو جوڑی ۳ تولے قیمت ۳۰۰/- روپے ٹاپس ۲ جوڑے ۵ تولے قیمت ۱۰۰/- روپے انگوٹھیاں سات عدد ۴ تولہ ۴۰۰/- روپے روپے ایک عدد نیلی ڈائمنڈ قیمت ۵۰۰/- روپے حق مہر مبلغ ۱۰۰۰/- روپے جو کہ میں وصول کر چکی ہوں اسکے علاوہ میرا ایک مکان بنام تسنیم منزل جو کہ مسیکا نگی روڈ پر واقع ہے۔ یہ بھی میری ملکیت ہے۔ اور اس کی اندازاً قیمت ۵۰۰۰۰/- روپے کل قیمت جائداد کی مبلغ ۵۵۰۰۰/- روپے ہے اور میرے مکان تسنیم لاج سے مجھکو ۳۰۰/- ماہوار کرایہ بھی ملتا ہے میں اسکے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بخزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد جائداد داخل کردوں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے بعد جو میرا ترکہ ثابت ہو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے نافذ ہوگی

الامۃ: صادقہ تسنیم

گواہ شد: میاں بشیر احمد ہری کشن روڈ کوئٹہ

گواہ شد: محمود احمد (خاوند موصیہ)

مثل نمبر ۱۷۸۳۶ میں غلام فاطمہ زوجہ میاں خدا بخش صاحب صحابی قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن بھیرہ ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵-۴-۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری ماہوار آمد کوئی نہیں۔ نہ ہی کوئی زیور ہے مبلغ ۳۰۰/- روپے حق مہر ہے جو اپنے خاوند سے وصول کر لیا ہے۔ اسکے علاوہ میرا ایک مکان ہے۔ جو مجھے ورثہ میں ملا تھا۔ اس کی قیمت ۲۰۰۰/- ہزار روپے ہے۔ کل جائیداد مبلغ ۲۳۰۰/- روپے ہے۔ اس کے 1/10 حصہ کی ادائیگی کی میں ذمہ دار ہوں اگر اپنی زندگی میں مکمل رقم یا اس کا کچھ حصہ ادا کردوں تو وہ حصہ کل سے منہا سمجھا جائے گا۔ اگر بوقت وفات جو کچھ آمد و جائداد ثابت ہو اسکے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ: نشان انگوٹھا غلام فاطمہ

گواہ شد: خدا بخش بقلم خود

گواہ شد: فضل الرحمن بقلم خود

مثل نمبر ۱۷۸۳۷ میں مبارکہ صدیقہ زوجہ راشد احمد صاحب قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵-۵-۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ مہر ایک ہزار روپیہ جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے کانٹے دو عدد طلائی قیمت ۲۳۵/- روپے اندازاً وزن ۱½ تولہ کانٹے آٹھ ماشے۔ اسکے علاوہ اور کوئی جائداد نہیں۔ اس تمام جائداد کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس وقت میری کوئی آمد نہیں۔ اسکے علاوہ میں اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکے 1/10 حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ نیز میری وفات کے وقت جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

الامۃ: مبارکہ صدیقہ زوجہ راشد احمد صاحب دفتر تحریک جدید ربوہ

گواہ شد: راشد احمد خاوند موصیہ

گواہ شد: حسن محمد خان نائب وکیل التبشیر ربوہ

مثل نمبر ۱۷۸۳۸ میں حشمت بی بی بیوہ مہر الف دین صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۲ء ساکن احمد نگر ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴-۲-۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میرا حق مہر مبلغ ۳۲/۲/- روپے تھا۔ جو میں نے ابھی تک اپنے خاوند سے وصول نہیں کیا تھا۔ لیکن میرے بیٹے عزیزم مقبول احمد صاحب نے اس کی ادائیگی کا ذمہ لیا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ میرے خاوند نے بطور ترکہ ۴ کنال زمین چھوڑی ہے۔ جس میں میرا 1/8 حصہ ہے۔ میں اپنے مہر اور ۱۰ پنے حصہ کی زمین کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے کھانے وغیرہ کے اخراجات میرا بیٹا برداشت کرتا ہے۔ اس وقت میری کوئی آمد نہیں۔ اگر کوئی آمد کا ذریعہ پیدا ہوا تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہوا اسکے 1/10 حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ: نشان انگوٹھا حشمت بی بی

گواہ شد: خواجہ محمد افضل بٹ احمد نگر۔

گواہ شد: مہر مقبول احمد (پسر موصیہ)

گواہ شد: سید محمد عثمان سیکرٹری مال احمد نگر

مثل نمبر ۱۷۸۳۹ میں حکیم رحمت علی ولد حکیم محمد منشی قوم جٹ پیشہ حکمت عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت یکم جنوری ۱۹۵۴ء ساکن اوکاڑہ ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۵-۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد غیر منقولہ ایک مکان پختہ رقبہ چار مرلے واقعہ محلہ ڈی بلاک مکان 6/II/D-57 اوکاڑہ شہر میں مشترکہ ہے۔ جس میں 1/5 حصہ والدہ مکرمہ کا ہے اور 1/2 حصہ میرا ہے 1/2 حصہ میرے حقیقی بھائی ہدایت علی کا ہے کل مالیت مکان مبلغ ۷۲۰۰/- روپیہ ہے جس میں سے ۲۸۷۵/- روپے کی مالیت میری ملکیت ہے۔ مندرجہ بالا جائیداد کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر کوئی اور جائیداد زندگی میں پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے بعد جو متروکہ ثابت ہوگا۔ اس کے 1/10 حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ مالک ہوگی۔ میرا گزارہ ماہوار آمد بذریعہ طبابت مبلغ ۱۰۰/- روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔

العبد: حکیم رحمت علی مکان 6/II/D ڈی بلاک۔ اوکاڑہ۔ ضلع منٹگمری

گواہ شد: حاکم علی سیکرٹری مال

گواہ شد: محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا۔

مثل نمبر ۱۷۸۴۰ میں عائشہ صدیقہ زوجہ محمد عبد اللہ قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۲۵ ای۔بی ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳-۵-۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد غیر منقولہ کوئی نہیں۔ میری جائداد منقولہ حسب ذیل ہے۔ حق مہر ڈھائی صد روپے جو میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں ایک جوڑا ڈنڈیاں طلائی وزنی ایک تولہ تین ماشے قیمتی ۱۳۰/- روپے ایک سلائی مشین جس کی موجودہ قیمت ۱۵۰/- روپے مبلغ ایک ہزار روپیہ نقد میرے پاس اس وقت جمع ہے۔ اس طرح میری کل منقولہ جائیداد مبلغ ۱۲۸۰/- روپے ہے۔ میں اس جائیداد کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کرونگی یا جو جائیداد میری وفات کے وقت ثابت ہوگی اسکے 1/10 حصہ کی صدر انجمن احمدیہ ربوہ حقدار ہوگی۔ فی الحال کوئی آمد نہیں۔ اگر کوئی آمد ہوئی۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی

الامۃ: عائشہ صدیقہ

گواہ شد: محمد عبد اللہ خاوند موصیہ

گواہ شد: علی محمد ٹیچر بقلم خود۔

مثل نمبر ۱۷۸۴۱ میں محمد علی ولد سردار امر ناتھ سنگھ قوم راجپوت کھتری نو مسلم پیشہ ملازمت عمر ۸۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۱ء ساکن اوکاڑہ ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱-۵-۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں مجھے جماعت اوکاڑہ کی طرف سے مبلغ ۲۵/- روپے بطور خادم مسجد ملتے ہیں۔ میں اپنی آمد جو بھی ہوگی اس کا 1/10 حصہ تا زندگی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اسکے علاوہ میرے پاس نقد تین صد روپیہ اور گھریلو سامان برتن وغیرہ مالیتی تقریباً ۶۰/- روپیہ یعنی کل مبلغ ۳۶۰/- روپے ہیں۔ اس کے بھی 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں علاوہ ازیں اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد: محمد علی ولد سردار امر ناتھ سنگھ خادم مسجد احمدیہ۔ اوکاڑہ۔ ضلع منٹگمری

گواہ شد: حاکم علی سیکرٹری مال۔ اوکاڑہ

گواہ شد: قریشی عبد اللطیف

تعزیتی قرار دادیں

جماعت احمدیہ حلقہ اسلامیہ پارک، ہمن آباد، راج گڑھ کا یہ اجلاس چوہدری غلام احمد صاحب ایم اے کی وفات پر اپنے دلی قلق اور رنج و غم کا اظہار کرتا ہے وہ ان حلقوں کے پرانے خادم خطیب اور مخلص فرد تھے۔ ان کا رواں رواں عشق الہٰی اور محبت رسولؐ میں سرشار تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیماری ان کے لئے اتنی قلق انگیز تھی کہ ہر خطبہ میں حضور کے لئے پر خلوص دعاؤں کی تحریک ان کا طرۂ امتیاز تھا۔ وہ ہمارے گہرے رفیق تھے۔ مختصر علالت کے بعد اپنے رفیق اعلیٰ کے پاس چلے گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

ہم سب دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ دے ان کے بچوں کا حامی و ناصر ہو اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ ان کی بیگم صاحبہ اور ان کے بچوں کو اللہ تعالیٰ صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

(صدر حلقہ اسلامیہ پارک۔ لاہور)

۲۔ مجلس عربی تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا یہ اجلاس مکرم چوہدری لبشیر احمد صاحب دینس مرحوم (والد ماجد مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب ایم اے۔ لیکچرار تعلیم الاسلام کالج و نگران مجلس ہذا) اور مکرم چوہدری غلام احمد صاحب مرحوم ایم اے (والد ماجد چوہدری شریف احمد صاحب سٹوڈنٹ ایم اے۔ فائینل صدر مجلس ہذا) برادر اصغر مکرم چوہدری فضل احمد صاحب نائب ناظر تعلیم ہر دو بزرگوں کی المناک وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور تمام پسماندگان سے اظہار ہمدردی کرتا ہے۔ ہم سب ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہر دو مرحومین کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ہر طرح سے ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(الامین جمعیہ طلاب العربیہ
بکلیہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

جونیئر انجینیرس

ٹیلیفون انڈسٹریز آف پاکستان ہری پور ہزارہ میں۔ (۱) ٹول کنیک برانچ (۲) فنکشنل ٹسٹنگ لیبارٹری (۳) پروڈکشن پلاننگ (۴) مینٹیننس آف الیکٹریکل مشینری اینڈ اکوئپمنٹ (۵) ڈیزائن اینڈ کنسٹرکشن آف بلڈنگز۔ شرائط: مکینکل الیکٹریکل یا سول انجینئرنگ ڈگری۔ تنخواہ ۴۵۰-۵۰-۱۰۰۰ انجینئرنگ پے الاؤنس -/۱۵۰۔ درخواستیں ۳۰/۶/۶۵ تک بنام مینجر۔ (پ ٹ ۱۵/۶/۲۱)

(ناظر تعلیم ربوہ)

خصوصی ہیرے
و دیگر بیش قیمت پتھر خوش پسند و جدید
قسم کے زیورات دستیاب ہیں۔
فرحت علی جیولرز دی مال لاہور۔ فون ۲۶۲۳

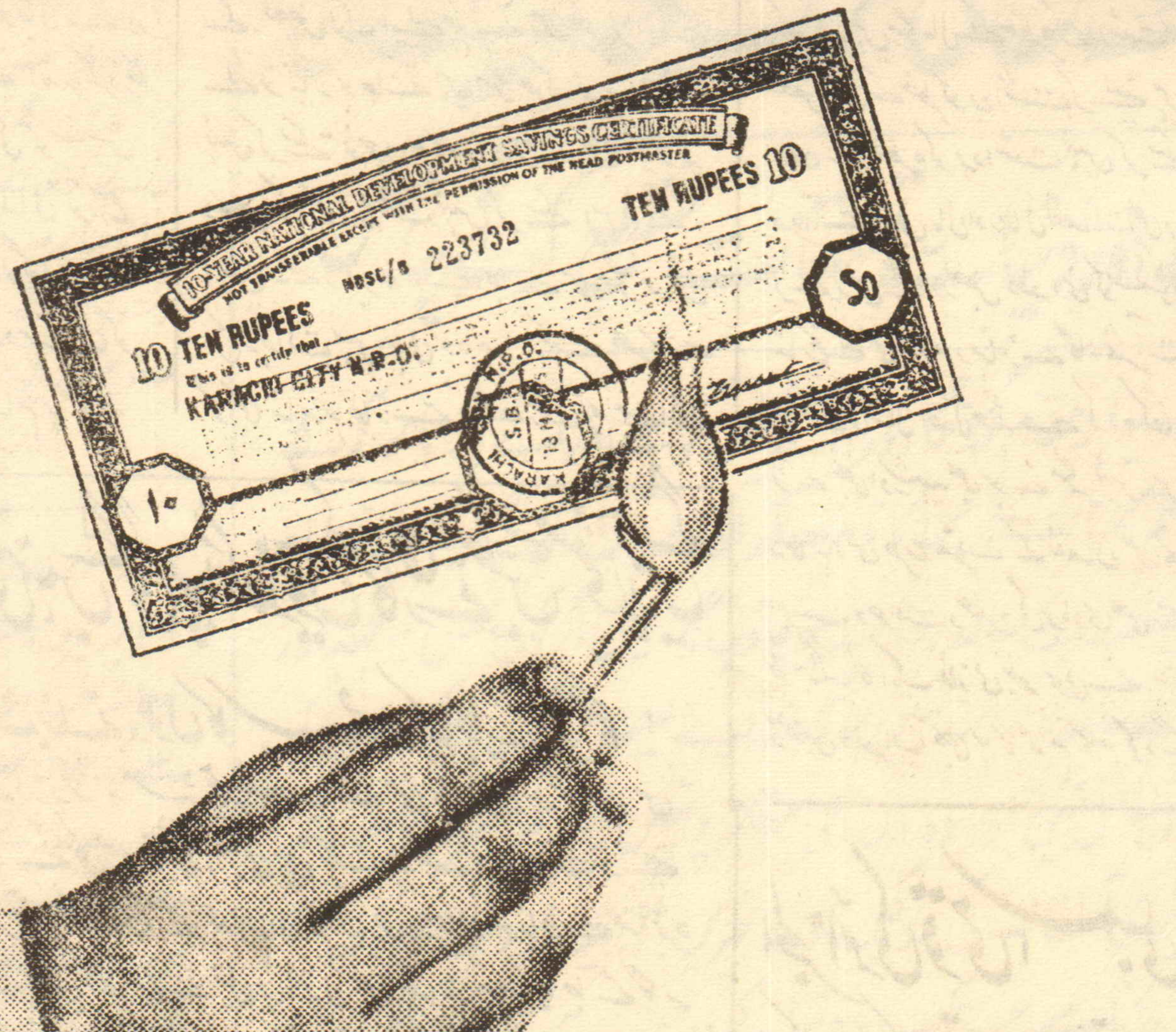

نہ آتش کا خطرہ، نہ چوری کا ڈر

سیونگ سرٹیفکٹ ہی ایسا بیش بہا، محفوظ ترین سرمایہ ہے جسے نہ آگ کا، نہ چوری کا خدشہ ہے۔ بلکہ اس میں ۶ فیصد سالانہ مصدقہ منافع ہے نیز سرمائے اور منافع دونوں پر انکم ٹیکس کی سہولت بھی حاصل ہے۔

ہر کوئی ۳۰ ہزار روپے تک کی رقم لگا سکتا ہے۔

سیونگ سرٹیفکٹ

ڈاکخانہ سے خریدیئے۔

united DFP 7/227

الفضل میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں

جمعرات لاہور
باقی ایام ربوہ

مطب کے اس نئے پروگرام کا الفضل میں اعلان ہونے کے باوجود بعض لوگوں کو اس کا علم نہ ہونے کی وجہ سے تکلیف ہوئی، آئندہ کے لئے یہ پروگرام نوٹ فرمالیں۔
خاکسار ڈاکٹر راجہ ظفر ہومیوپیتھ کیمسٹ

پتہ: کیمبرج میڈیسن کمپنی ۳ کمرشل بلڈنگ مال لاہور
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گول بازار ربوہ

ہمدرد نسوال (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس انیس روپے

مومنوں پر مختلف قسم کے اِبتلاء کیوں آتے ہیں؟

قرآنِ مجید کی روشنی میں ابتلاؤں کا فلسفہ اور ان کی حکمت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سورۃ البقرہ کی آیت وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ۗ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ (۱۵۶) کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ ادنیٰ درجہ کے مومنوں پر جو ابتلاء آتے ہیں وہ تو اس لئے آتے ہیں کہ انہیں معلوم ہو جائے کہ ان کی ایمانی حالت کیسی ہے اور جو اعلیٰ درجہ کے مومنوں پر آتے ہیں وہ اس لئے آتے ہیں کہ دوسروں کو معلوم ہو جائے کہ ان کی کیا حالت ہے۔ عام طور پر لوگ اپنے متعلق خیال کرتے ہیں کہ انہیں ایمان میں ثبات قدم حاصل ہے مگر وقعہ آنے پر ان سے کمزوری ظاہر ہو جاتی ہے اور ان کو معلوم ہو جاتا ہے کہ ہمارے اندر یہ کمزوری ہے اور وہ اس کو دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسی طرح وہ رفتہ رفتہ کمال کو پہنچ جاتے ہیں۔ لیکن اعلیٰ درجہ کے لوگوں پر اس لئے ابتلاء لائے جاتے ہیں تاکہ دوسروں کو معلوم ہو جائے کہ یہ کیسے اعلیٰ مقام پر پہنچے ہوئے ہیں۔ کہ کوئی مصیبت ان کے پائے ثبات میں لغزش پیدا نہیں کرتی۔ غرض بتایا کہ ہم تمہارے اندرونہ کو ظاہر کرنے کے لئے پانچ قسم کے ابتلاء تم پر وارد کریں گے جن میں سے ایک خوف ہوگا جو بیرونی دکھ کا نام ہے۔ دوسرا ابتلاء بھوک کا ہوگا جو اندرونی تکلیف ہے گویا بعض کو بیرونی دکھوں اور تکالیف کے ذریعہ اور بعض کو اندرونی تکلیفوں کے ذریعہ ہم آزمائیں گے۔ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو لڑائی کے لئے تو تیار ہو جاتے ہیں مگر بھوک کو برداشت نہیں کر سکتے فوجوں میں سپاہی لڑتے ہیں مگر چونکہ وہ بھوک کو برداشت نہیں کر سکتے اس لئے انہیں چنے وغیرہ دیئے جاتے ہیں مگر مومن کی یہ حالت نہیں ہوتی وہ خدا کے لئے بھوکا رہنے کو بھی تیار ہو جاتا ہے۔ جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ صحابہ کو باہر بھیجا تو ان پر سے کسی نے بھی یہ نہ پوچھا کہ ہم کھائیں گے کیا چنانچہ وہ پتے کھا کر گزارہ کرتے تھے اسی طرح ایک دفعہ انھوں نے کھجوروں کی گٹھلیاں کھا کر گزارہ کیا۔ پس فرمایا ہم یہ بھی دیکھیں گے کہ تم بہادر ہو یا نہیں۔ اور یہ بھی کہ تم بھوک برداشت کرتے ہو یا نہیں۔

پھر بعض لوگ بھوک اور خوف تو برداشت کر لیتے ہیں مگر مال کے خطرہ کو برداشت نہیں کر سکتے بعض مال کے خطرہ کو برداشت کر لیتے ہیں مگر جان کے خطرہ کو برداشت نہیں کر سکتے۔ پس فرماتا ہے تمہیں مالی اور جانی نقصانات بھی برداشت کرنے پڑیں گے اور بعض دفعہ اپنی کوششوں کے نتائج سے بھی محروم رہنا پڑے گا۔ ثمرات کے کم ہونے کی مثال احد کی جنگ ہے کہ وہ کفار سے لڑے بھی اور شہید بھی ہوئے مگر انہیں اس کا ثمرہ نہ ملا۔ اسی طرح ثمرات کے نقصان میں تجارت اور صنعت و حرفت وغیرہ کی بربادی بھی شامل ہے جو جنگ کا ایک لازمی نتیجہ ہوتی ہے۔ غرض بتایا کہ بعض دفعہ ایسا بھی ہوگا کہ تم کام کرو گے مگر اس کے فوائد تمہاری امیدوں کے مطابق نہیں نکلیں گے۔ مگر فرمایا وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ وہ لوگ جو ان تمام ابتلاؤں کو برداشت کر لیں گے اور ایمان پر مضبوطی سے قائم رہیں گے۔ ان کو کوئی ڈر نہیں۔ وہ کہتے ہیں اگر لوگ ہمیں ڈراتے ہیں تو بے شک ڈرائیں۔ اگر ہمارا مقاطعہ کرتے ہیں تو بے شک کریں۔ اگر وہ ہمیں سودا سلف نہیں دیتے تو بے شک نہ دیں۔ ہم خدا تعالیٰ کے رستے میں قربانیاں کرتے چلے جائیں گے۔ اسی طرح اگر وہ ہمارے مال لوٹنے پر آئے ہیں تو بے شک لوٹ لیں۔ اور پھر جب وہ ان کی جانوں پر حملہ کرنا چاہتے ہیں تو کہتے ہیں کہ تم ہمیں قتل کر کے بھی دیکھ لو اور جب وہ ان کی اولادوں پر حملہ کر کے ان کی تباہی کا سامان پیدا کرنا چاہتے ہیں تو کہتے ہیں کہ اچھا تم یہ کام کر کے بھی دیکھ لو۔ ہمیں تمہارے ان کاموں کی بھی پرواہ نہیں۔ غرض ابتداء سے انتہا تک وہ ان کے ہر حملہ کے مقابلہ میں قائم رہتے ہیں۔ اور یہی کہتے رہتے ہیں کہ جو کچھ تمہاری مرضی ہے کر کے دیکھ لو۔ تم ہمیں صداقت سے منحرف نہیں کر سکتے جب وہ پانچوں قسم کے ابتلاؤں سے پیچھے نہیں ہٹتے بلکہ ان میں ثابت قدم رہتے ہیں اور استقلال سے ان کو برداشت کرتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ انہیں بشارت دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ مبارک ہو۔ تمہارے ایمان کی پختگی ثابت ہو گئی۔ تم امتحان میں پاس ہو گئے اب تم اگلی جماعت کی تیاری کرو"

(تفسیر سورہ بقرہ صفحہ ۲۹۴-۲۹۵)

مٹی کے تیل پر مزید ڈیوٹی نہیں لگے گی چار کھڈیوں کے کارخانے ٹیکس سے مستثنیٰ رہیں گے

ٹیکس بچانے کے لئے چھوٹے یونٹ بنانے والوں کا سروے کیا جائے گا!

راولپنڈی ۲۴ جون۔ وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب نے مٹی کے تیل پر ٹیکس میں اضافے کی تجویز واپس لے لی ہے کل صبح قومی اسمبلی میں بجٹ پر بحث کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے اعلان کیا کہ مشرقی پاکستان کے عوام اور خاص طور پر حالیہ طوفان سے متاثرہ علاقوں کے لوگوں کی مشکلات کے پیش نظر مٹی کے تیل پر ڈیوٹی میں اضافہ نہیں کیا جائے گا۔ ارکان اسمبلی نے پرجوش تالیوں سے وزیر خزانہ کے اس اعلان کا خیر مقدم کیا۔

وزیر خزانہ نے یہ بھی اعلان کیا کہ بجلی سے چلنے والی کھڈیوں پر ٹیکس کے سلسلے میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ جن لوگوں کے پاس فی الواقعہ صرف چار کھڈیاں ہیں ان سے ٹیکس وصول نہیں کیا جائے گا۔ لیکن جن لوگوں نے صرف ٹیکس بچانے کے لئے اپنے بڑے بڑے کارخانوں کو چار کھڈیوں کے یونٹ میں تبدیل کر رکھا ہے ان سے ٹیکس وصول کیا جائے گا۔ اس مقصد کے لئے ایک خاص کمیٹی کے ذریعہ بجلی سے چلنے والی کھڈیوں کا سروے کرایا جائے گا۔

واضح رہے کہ وزیر خزانہ نے بجٹ کے اندر ٹیکسوں کی نئی تجاویز میں بجلی سے چلنے والی تمام کھڈیوں پر ۷۵ روپے فی کھڈی ماہانہ ٹیکس عائد کرنے کا اعلان کیا تھا۔ کل بجٹ پر بحث کا جواب دیتے ہوئے وزیر خزانہ نے مٹی کے تیل پر ڈیوٹی بڑھانے کی تجویز واپس لینے اور کھڈیوں پر ٹیکس کے معاملہ میں چھوٹے کارخانہ داروں کو رعایت دینے کے اسباب کی وضاحت کی۔ انہوں نے کہا کہ مٹی کے تیل پر زائد ڈیوٹی سے حکومت کو نئے مالی سال میں دو کروڑ روپے کی آمدنی ہوتی ہے۔

انقلابی کونسل کا قیام الجزائر کا داخلی مسئلہ ہے

قاہرہ ۲۴ جون۔ وزیر اعظم چین مسٹر چو این لائی نے کل رات یہاں کہا کہ الجزائر میں نئی انقلابی کونسل کا قیام الجزائر کا داخلی معاملہ ہے اور چونکہ چین کسی ملک کے اندرونی معاملات میں دخل نہیں دیتا اس لئے وہ اس معاملہ میں بھی دخل دینا پسند نہیں کرتا۔

الجزائر کی قومی اسمبلی کے سپیکر کو گولی مار دی گئی

ملک کے متعدد علاقوں میں فوج اور عوام میں مسلح جھڑپیں!

الجزیرہ ۲۴ جون۔ ریڈیو گنی نے اطلاع دی ہے کہ الجزائر کی قومی اسمبلی کے سپیکر بن الا کو گولی مار دی گئی ہے۔ بن الا کو انقلاب کے دو روز بعد معزول کر کے گرفتار کر لیا گیا تھا اس خبر کے ساتھ الجزائر میں پھر تشدد آمیز مظاہرے شروع ہو گئے ہیں۔ بی بی سی کی اطلاع کے مطابق منگل کی رات کو الجزیرہ میں چھ بم پھٹے، صورت حال خراب ہونے کے باعث فوج کو سیدھے واپس بارکوں میں جانے کی تھی۔ رات کو واپس بلا لیا گیا اور اب الجزیرہ کا نظم و نسق فوج نے سنبھال رکھا ہے۔

رائٹر نے بتایا ہے کہ منگل کی رات کو فوج نے الجزیرہ میں طلباء کے ایک جلوس کو منتشر کرنے کے لئے آنسو گیس استعمال کی۔ اس کے بعد طلباء پر لاٹھی چارج بھی کیا گیا۔ اس جلوس میں سینکڑوں طلباء نوجوان شامل تھے انہوں نے کوڑے کرکٹ کے ڈرموں کے ڈھکنے اٹھا رکھے تھے جنہیں بجا بجا کر وہ "ابو محی الدین قاتل ہے" کے نعرے لگا رہے تھے۔ انہوں نے "بن بیلا کو رہا کرو" کے بھی نعرے لگائے۔ کل رات گئے الجزائر کا ایک خاص طیارہ قاہرہ کے ہوائی اڈہ پر اترا۔ اس طیارہ کے عملہ نے بتایا کہ وہ ایک خاص مشن پر آئے ہیں لیکن انہوں نے یہ نہیں بتایا کہ طیارہ میں کون ہے اور ان کا مشن کیا ہے انہوں نے کہا کہ ہم ضروری احکامات قاہرہ میں الجزائری سفارت خانہ سے حاصل کریں گے۔

اس کے ساتھ ہی یہ خبر بھی آئی ہے کہ بن بیلا بخیریت ہیں اور صدر ناصر کو یہ یقین دلایا گیا ہے کہ ان کے خلاف کوئی انتہائی اقدام نہیں کیا جائیگا